حُسنِ مطلق لامثال لہٗ

پروفیسر محمد رفیق اذفرؔ

صحنِ افلاک میں نیرنگ کھلائے تُونے
اپنی زیبائی کے آثار دکھائے تُونے

مہرِ ضَو بار میں ذرے میں ھَبا کے دل میں
نورِ اِجلال کے اَسرار چھپائے تُونے

اپنے محبوب ﷺ کی خاطرِ عاطر کے لیے
گل، گلستان و چمن زار سجائے تُونے

حُسنِ مطلق کی خود ایک جھلک دیکھنے کو
چشمِ بینا کے حسیں دیپ جلائے تُونے

کَنزِ مخفی جلی جلوہ نمائی کے لیے
کِشتِ آفاق میں خورشید اگائے تُونے

ساری مخلوق ہے سیراب کرم سے تیرے
رحمتِ عامہ کے دریا وہ بہائے تُونے

ایک کلمے کے عوض خُلدِ بریں، حُسنِ لقا
اپنے بندوں کے بھی کیا ناز اٹھائے تُونے

''قل ہو اللہ احد'' نغمۂ یکتائی ہے
بسکہِ انمول ہیں جو بول سنائے تُونے

لاکھ پردوں میں چھپا کر رُخِ زیبائے اَحد
وَحدتِ نُور کے انوار کھلائے تُونے

مُشکِ اذفرؔ سے سِوا بُوئے وفا دے دے کر
سینے عُشّاق کے خوشبو میں بسائے تُونے

حق

ڈاکٹر امتیاز احمد عباسی

ہے علم سے عرفانِ حق
اور ذکر سے وجدانِ حق

دعوت سے ہے فیضانِ حق
اور جہد وجہ شانِ حق

تصنیف سے حفظانِ حق
حکمت بھی ہے میدانِ حق

لازم ہے سب کا احترام
ہیں سب کے سب اعیانِ حق

ہر اک کو رکھ دل سے عزیز
ہر سمت ہیں مردانِ حق

منسوب ہیں محبوب سے
پھر کیوں نہ ہوں عنوانِ حق

حق کا مساعد حق ہے بس
حق سے جفا نقصانِ حق

بے روح جس بن ہر عمل
اخلاص قلب و جانِ حق

حق حق کہو حق حق کرو
حق حق میں ہے رضوانِ حق